بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عیدالفطر کیسے منائیں؟

خوشی منانا اوراس کا اظہار کرنا عین تقاضہ فطرت ہے، اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لیے وہ مسلمانوں کوخوشی منانے کا پورا پورا حق دیتا ہے، خوشی مناتے ہوئے اگر اسلامی اَقدار کا خیال رکھا جائے اور اللہ کے دیے گئے احکامات اور نبی ﷺ کے طریقے کے مطابق عمل کیا جائے تو خوشی منانا بھی اجروثواب کا باعث ہوتا ہے۔عید کا دن مسلمانوں کے لئے خوشی کا دن ہے۔

نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

كَانَ لَكُمۡ يَوۡمَانِ تَلۡعَبُوۡنَ فِيۡهِمَا وَقَدۡ اَبۡدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيۡرًا مِنۡهُمَا يَوۡمَ الۡفِطۡرِ وَيَوۡمَ الۡاَضۡحٰى (سنن نسائی)

”تم سال میں دو دن خوشیاں منایا کرتے تھے،اللہ تعالیٰ نے تمھیں ان سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں،عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ“۔

عید کے دن کرنے کے کام

زیب وزینت:

عید کے دن غسل کرنا، صاف ستھرا لباس پہننا اور زینت کا اہتمام کرنا پسندیدہ ہے۔مردوں کے لیے ریشمی لباس (خالصتاً اور مکمل ریشم) حرام ہےلہٰذا اُنھیں اس کے استعمال سے بچنا چاہیے۔

تکبیرات پڑھنا:

فرمانِ الٰہی ہے :وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمۡ۔(البقرة:185)

”اور اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر جو اس نے تمھیں ہدایت دی“

اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کا حکم عام ہے جس میں عیدین کے مواقع بھی شامل ہیں۔

ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا:

اَللّٰهُ اَكۡبَرُ كَبِيۡرًا وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ كَثِيۡرًا وَسُبۡحَانَ اللّٰهِ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا

(صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کلمہ کس نے کہا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا:’میں نے‘(یہ سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا:”مجھے تعجب ہوا جب اس (کلمہ) کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے“۔

ابن عمرؓ کہتے ہیں: میں نے جب سے آپ ﷺ سے یہ بات سنی ہے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

چنانچہ صحابہ کرامؓ سے مختلف تکبیریں پڑھنا ثابت ہے، مثلاً:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ (فتح الباری)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَجَلّ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدِ

(مصنف ابن ابی شیبہ)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا (سنن بیہقی)

فطرانہ:

مسلمانوں پر فطرانہ دینا واجب ہے، رسول اللہ ﷺ نے روزہ دار کو گناہوں سے پاک کرنے اور مساکین کی خوراک کے لیے صدقہ فطر ادا کرنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ لہٰذا گھر کے تمام زیر کفالت افراد، ملازمین اور شیر خوار بچوں کی طرف سے عیدالفطر کی صبح نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کیا جانا چاہیے۔ فطرانہ کی مقدار آپ ﷺ نے کھجور یا جو کا ایک صاع مقرر کی ہے، جو آجکل ڈھائی کلو کے برابر ہے۔

نماز سے قبل میٹھا کھانا:

عیدالفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے میٹھا کھانا مسنون ہے۔

”عید کی نماز کے لیے جانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ طاق تعداد میں کھجوریں تناول فرماتے تھے“۔ (صحیح بخاری)

کھجوریں موجود نہ ہوں تو کوئی بھی میٹھی چیز کھائی جاسکتی ہے۔

خواتین کو عیدگاہ لے جانے کی تاکید:

حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں کہ ہم اپنی لڑکیوں کو عید کے دن باہر نکلنے سے منع کیا کرتے تھے، پھر ایک عورت (بصریٰ) آئی اور بنی خلف کے محل میں اتری میں اس سے ملنے گئی، اس نے بیان کیا کہ اس کے بہنوئی نے نبی ﷺ کے ساتھ بارہ جہاد کیے تھے اور چھ جہادوں میں اس کی بہن بھی نبی ﷺ کے ساتھ تھی اس نے کہا کہ ہم بیماروں کی خدمت اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتیں تھیں۔ اس نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کسی عورت کے پاس دوپٹہ یا چادر نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں اگر وہ عید کے دن نہ نکلے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کی ہم جولی اپنی چادر یا دوپٹہ اس کو پہنا دے اور عورتوں کو لازم ہے کہ ثواب کے کاموں میں حاضر ہوں اور ایمان والوں کی دعا میں شریک ہوں“۔ (صحیح بخاری)

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَمَرَنَا تَعْنِى النَّبِىَّ ﷺ اَنْ نُّخْرِجَ فِى

الْعِيْدَيْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَاَمَرَ الْحُيَّضَ اَنْ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِيْنَ (مسلم)

ام عطیہؓ سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ''ہمیں حکم دیا یعنی نبی ﷺ نے کہ ہم جوان، کنواری لڑکیوں اور پردہ نشین عورتوں کو دونوں عیدوں کے دن (نماز کے لیے) لائیں اور حکم دیا کہ حیض والیاں مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے دور رہیں''۔

خواتین عیدگاہ جاتے وقت اپنی زینت چھپا کر نکلیں۔

نماز عید:

عید کی نماز اذان اور تکبیر (اقامت) کے بغیر پڑھی جاتی ہے (صحیح مسلم)

عید کی نماز کی دو رکعتوں سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل نماز نہیں ہے۔ (صحیح بخاری)

خطبہ:

نماز کے بعد خطبہ دیا جاتا ہے، عید کا خطبہ منبر پر نہیں ہوتا، کیونکہ آپ ﷺ نے عید کا خطبہ منبر پر نہ دیا۔ (صحیح بخاری)

راستہ تبدیل کرنا:

عید کی نماز کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا سنت ہے۔ (صحیح بخاری)

باہم ملاقات ودعا:

عید کے روز مسلمانوں کی باہم ملاقات آپس کی محبت بڑھانے کا سبب بنتی ہے۔ صحابہ کرامؓ اس ملاقات میں ایک دوسرے کو مندرجہ ذیل دعا دیا کرتے تھے۔

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكُمْ (فتح الباری)

''اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے (عبادت) قبول فرمائے۔''

خوشی منانا:

عائشہؓ سے روایت ہے کہ ''حبشی عید کے دن نیزوں سے مسجد میں کھیل دکھا رہے تھے تو نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور میں نے آپ ﷺ کے شانے پر سر رکھا اور ان کا کھیل دیکھنے لگی یہاں تک کہ میں ہی دیکھنے سے بیزار ہو گئی''۔ (صحیح مسلم)

عائشہؓ کا بیان ہے کہ میرے پاس انصار کی دو بچیاں بیٹھی جنگ بعاث سے متعلق اشعار گا رہی تھیں، یہ گانے والیاں نہ تھیں کہ (اتنے میں) ابوبکرؓ تشریف لے آئے اور کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ کے گھر میں یہ گانا بجانا؟ یہ عید کا دن تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! ہر

قوم کے لئے عید کا دن ہوتا ہے اور یہ ہماری عید کا دن ہے‘‘۔ (صحیح بخاری)

یعنی عید کے روز ہلکے پھلکے کھیل کھیلنا، اشعار پڑھنا جائز ہیں۔

شوّال کے روزے:

’’جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر (ہر سال) شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھے گا اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے‘‘۔ (صحیح مسلم)

یہ روزے عید کے فوراً بعد یا شوال کے ماہ میں تاخیر کے ساتھ مسلسل یا الگ الگ دونوں طرح رکھے جا سکتے ہیں البتہ عید کے فوراً بعد پے در پے رکھنا افضل ہے۔ (فتح الباری)